قال رسول الله صلي الله عليه و سلم

صَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُونِي اُصَلِّي

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (صحيح البخاري)

نمازِ نبوی ﷺ

(مستند اور صحیح احادیث سے ثابت طریقہ نماز)

جمع وترتیب:

حافظ محمد سفیان سلیم حفظہ اللہ

تصحیح ونظرِ ثانی

حافظ محمد حماد امین چاولہ حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر:

المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر

الکتاب السنۃ

مسجد سعد بن ابی وقاص ڈیفنس فیز ۴ نزد دنشار شہید پارک کراچی۔

فون:021-35896959 www.islamfort.com

سجدے کا بیان اور سجدے کا صحیح طریقہ:



پھر اللہ کے نبی ﷺ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کے لئے جھکتے۔ (28)

نبی اقدس ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے، بلکہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے۔'' (29)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے (اللہ کی طرف سے) سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ اور کوئی اپنے بالوں اور کپڑوں سے نہ کھیلے۔'' (30)

سجدہ میں بازو کھلے رکھنا سنت ہے۔ (31) سجدہ میں بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا سجدہ میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں۔ (32)

سجدے میں اپنے دونوں پاؤں کو ساتھ ملانا اور انگلیاں قبلہ رخ رکھنا سنت ہے۔ (33)

سجدے میں دونوں قدم کھڑے کر کے زمین میں نصب کرنا مسنون ہے۔ (34)

سجدے میں ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا چاہئیں۔ (35)

سجدے میں کتے کی طرح دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھانا سخت منع ہے۔ (36)

سجدے کی دعائیں:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى. سجدے کی باقی دعائیں وہی ہیں، جو رکوع کی ہیں۔ (37)

دو سجدوں کے درمیان جلسہ اور دعائیں:

اللہ کے نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان اطمینان کے ساتھ اس طرح بیٹھتے کہ ہر ہڈی کا جوڑ اپنی جگہ واپس آجاتا اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے تھے۔ (38)

اور یہ دعا پڑھتے: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ. (39)

پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ پہلے سجدے کی طرح کیا جائے۔

جلسۂ استراحت:

ہر (غیر تشہد والی) رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد پھر تکبیر کہتے ہوئے

(28) (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب یھوی بالتکبیر حین یسجد) (29) (سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ) (30) (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب السجود علی سبعۃ أعظم) (31) (صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب مایجمع صفۃ الصلاۃ..) (32) (صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود) (33) (صحیح ابن خزیمہ: کتاب الصلاۃ، باب ضم العقبین فی السجود) (34) (صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود) (35) (مستدرک علی الصحیحین للحاکم: کتاب الطھارۃ، باب أما حدیث أنس، حدیث: 826) (36) (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود) (37) (صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل) (38) (سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ) (39) (سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ)



جلسۂ استراحت میں اسی طرح بیٹھا جائے، جس طرح اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ جلسۂ استراحت دوسری یا چوتھی رکعت کیلئے کھڑے ہونے سے پہلے کچھ دیر بیٹھنے کو کہتے ہیں اور یہ ضروری ہے۔ (40)

جلسۂ استراحت کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کیلئے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اطمینان سے اٹھیں۔ (41)

اور اپنی باقی رکعات بھی اسی طرح پوری کریں۔ تیسری اور چوتھی رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے گی، اور اس کے بعد کوئی تلاوت نہیں کی جائے گی۔ (42)

تَشَھُّد کا طَریقہ:

پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت مکمل کر کے تشہد میں بیٹھ جائیں، دوسری رکعت کے بعد اس کیفیت میں بیٹھنے کو ''قعدۂ اولیٰ'' کہتے ہیں۔ اس میں



دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے یا ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے یا ران پر رکھنا یا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا (تینوں طریقوں میں سے کوئی بھی ایک اختیار کرلیں) اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دعا کرنا سنت ہے۔ (43) اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ: شہادت والی انگلی (قبلہ رُخ) کھڑی کر کے انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملا کر حلقہ بنالیں۔ اور شہادت کی انگلی (قبلہ رُخ) سے اشارہ کریں اور باقی انگلیوں کو بند کرلیں۔ (44)

اور تشہد میں اپنی شہادت کی انگلی کی طرف دیکھتے رہیں۔ (45)

آخری تشہد میں اللہ کے نبی ﷺ ''تَوَرُّک'' کیا کرتے تھے: یعنی دائیں پاؤں کو اس طرح رکھنا کہ وہ کھڑا رہے اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی سمت ہو

(40) (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب من استوی قاعدا فی وتر من صلاتہ ثم نھض)
(41) (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب کیف یعتمد علی الارض إذا قام من الرکعۃ؟)
(42) (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب یقرأ فی الاخریین بفاتحۃ الکتاب)
(43) (صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ) (44) (حوالہ مذکور)
(45) (سنن النسائی: کتاب السنۃ و، موضع البصر عند الإشارۃ وتحریک السبابۃ)

اور بائیں پاؤں کو داہنی پنڈلی کے نیچے سے باہر نکال کر بائیں کولہے پر بیٹھنا۔ (46)

التحیّات، دُرُود شَریف اور دُعَا:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (47)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (48)

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (49)

سَلام پھیرنا:

آخری تشہد میں مسنون دُعاؤں کے بعد دائیں اور بائیں دونوں جانب سلام پھیرتے ہوئے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' کہیں۔ (50) دونوں جانب سلام پھیرتے ہوئے اللہ کے نبی ﷺ کے رخسارِ مبارک نظر آیا کرتے تھے۔ (51)

نماز کے بعد کے مختصر اذکار:

سلام پھیرنے کے فوراً بعد بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَر کہا جائے۔ (52)

اور اس کے بعد تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (53)

پھر یہ دعا پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (54)

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق کی کوئی ایک بھی صحیح حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا ہر مرد وعورت پر یہ بات فرض ہے کہ اگر وہ اپنی نمازوں کو اللہ کے ہاں قبول کروانا چاہتے ہیں تو سنت کے مطابق نمازیں ادا کریں۔ ★

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(46) (سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ) (47) (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب التشھد فی الآخرۃ) (48) (صحیح بخاری: کتاب احادیث الانبیاء، باب) (49) (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام) (50) (سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب فی السلام) (51) (مصنف ابن ابی شیبہ: کتاب الصلاۃ، من کان یسلم فی الصلاۃ تسلیمتین) (52) (صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب الذکر بعد الصلاۃ) (53) (صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ) (54) (صحیح بخاری: کتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاۃ)

باتصویر، مستند اور صحیح نمازِ نبوی ﷺ

سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کی اہمیت:

محترم قاری ! السلام علیکم عبادات کے حوالے سے ہم سب کی محنتوں کا مقصد صرف یہ ہونا چاہئے کہ وہ قیامت کے روز حساب و کتاب کے وقت فائدہ مند ثابت ہوں، آج کے دور میں نماز جیسی اہم عبادت بھی مختلف حوالوں کے تحت مختلف طریقوں سے ادا کی جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ عبادت کو صرف رسول اکرم ﷺ کے اپنے اختیار کردہ طریقے کے مطابق ادا کیا جائے، نہ کہ امتیوں کے افعال واقوال کے تحت۔ یہی محفوظ ، فائدہ منداور دانشمندانہ طریقہ ہے۔ چنانچہ معلومات کے حصول کے وقت اپنے محترم عالمِ دین سے ہر سوال صرف اس انداز سے پوچھیں کہ کسی بھی مسئلہ میں نبی کریم ﷺ کا اپنا اختیار کردہ طریقہ کیا تھا؟ صرف آپ ﷺ سے ثابت شدہ عمل کو اپنی عبادات کا معیار بنانا ہی دنیاو آخرت میں کامیابی وکامرانی کا راستہ ہے۔

ہر مسلمان کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ہر نیک عمل کی قبولیت کی دو اہم شرطیں ہیں: ۱) اخلاص: یعنی وہ عمل صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہو اور اس میں کسی بھی طرح نیت و کردار کے حوالہ سے اور کوئی شریک نہ ہو۔ ۲) متابعت: یعنی وہ عمل رسول اکرم ﷺ سے ثابت شدہ حدیث و آپ ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہو۔ لہٰذا نماز بھی اعمالِ صالحہ میں سے ایک بہت ہی اہم نیک عمل ہے جس میں ان دونوں شرطوں کا خیال رکھنا ضروری ہے اور جو نماز بھی ان دونوں میں سے کسی بھی شرط سے خالی ہوگی وہ کتنے ہی خلوص اور محنت سے ادا کی جائے بارگاہِ ربّ ذوالجلال میں قابلِ قبول نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور (اطاعت سے انحراف کرکے) اپنے اعمال برباد مت کرو۔‘‘ [1]

نبی آخرالزماں ﷺ نے فرمایا: وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ [2]

’’اور تم نماز اس طرح پڑھو، جیسے تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘

نیت کا بیان:

نبی ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔‘‘ [3]

نیت ’ارادۂ قلب‘ کا نام ہے، دین اسلام میں سوائے حج وعمرہ کے کسی بھی عمل کے لئے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ثابت نہیں ہے، لہٰذا نماز یا کسی دوسری عبادت کے لئے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا بدعت ہے۔

نماز کا مسنون طریقہ:



نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’وضو نماز کی چابی ہے، اس کی ابتدا تکبیر سے اور اختتام سلام سے ہے۔‘‘ [4]

[1] (محمد:33) [2] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا قام ...) [3] (صحیح بخاری: کتاب الایمان والنذور، باب النیة في ...) [4] (سنن ابی داؤد: کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء)

نماز میں رَفعُ الیدین کا مسئلہ:

نماز میں چار مقامات پر رفع الیدین رسول اللہ ﷺ کی سنتِ متواتر ہے، جسے پچاس سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے، جن میں خلفاءِ راشدین وعشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔ اور رسول اکرم ﷺ سے زندگی میں ایک مرتبہ بھی ان چار مقامات پر رفع الیدین کے بغیر نماز پڑھنا کسی بھی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ’’رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کاندھوں کے برابر اُٹھاتے، جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے اور سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔‘‘ [5]



دوسری رکعت کے تشہد کے بعد تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہو کر بھی اللہ کے نبی ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [6]

رفع الیدین کرتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھانا بھی جائز ہے، مگر کانوں کو چھونا ثابت نہیں ہے۔ [7] رفع الیدین کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ کی انگلیاں نہ زیادہ کھلی ہوتیں اور نہ ہی بالکل بند۔ [8]

سینے پر ہاتھ باندھنا:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ’’میں نے رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔‘‘ [9]

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ’’لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں۔‘‘ [10]

مذکورہ حدیث میں ’’ذِرَاع‘‘ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں اور ذِراع ہاتھ کی درمیانی انگلی کے ناخن سے کہنی تک کے حصے کو کہتے ہیں۔ [11]

[5] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیر/صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا کبرو اذا رکع واذا رفع) [6] (صحیح بخاری: کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم) [7] (صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استحباب رفع ...) [8] (صحیح ابن خزیمہ: کتاب الصلاة، باب نشر الاصابع عند رفع ...) [9] (صحیح ابن خزیمہ: کتاب الصلاة، باب وضع الیمین علی الشمال ...)

مولانا عبدالحئی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ’’آپ ﷺ سے رفع الیدین کرنے کا بہت ہی عمدہ ثبوت ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے، ان کا قول باطل ہے۔‘‘ (التعلیق الممجّد ج:1 ص:388)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی رفع الیدین نماز کا حصہ ہے۔ (غنیة الطالبین، نماز کا بیان)

[10] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب وضع الیمنیٰ علی ...) [11] (القاموس الوحید: ص:568)

اور جو انسان مذکورہ حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہنی تک ہاتھ رکھے گا اس کے ہاتھوں کا ناف سے نیچے جانا ممکن ہی نہیں ہے۔ سنداً ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی تمام روایات شدید ضعیف یا موضوع ہیں۔ یاد رہے نماز میں دایاں ہاتھ ’’کہنی‘‘ پر رکھنا غلط ہے۔ ہاں البتہ ’’کہنی‘‘ سے پہلے تک رکھا جاسکتا ہے۔

دُعائے استفتاح:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ [12]

یہ دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ [13]

اس کے بعد اللہ کے نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ، وَنَفْخِهٖ، وَنَفْثِهٖ۔ [14]

سورۂ فاتحہ پڑھنا ہر نماز میں فرض ہے:

پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ [15]

سورۂ فاتحہ پڑھنا امام ومقتدی کے لئے ہر نماز کی ہر رکعت میں فرض ہے اور یہ نماز کا لازمی رکن ہے، اس کے بغیر نماز بالکل باطل ہے۔

اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے نامکمل ہے۔‘‘ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ’’کہ اگر ہم امام کے پیچھے (یعنی مقتدی) ہوں تو؟‘‘ انہوں نے جواب دیا ’’تو پھر اسے اپنے دل میں پڑھ لو... الخ‘‘ [16]

آمین:

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جب امام آمِيْن کہے تو تم بھی آمِيْن کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے گذشتہ تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔‘‘ [17] وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ’’نبی اکرم ﷺ جب ’’وَلَا الضَّآلِّيْنَ‘‘ پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔‘‘ [18] سیدنا عبداللہ بن زبیر اور ان کے مقتدی اتنی زور سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج جاتی تھی [19]۔ معلوم ہوا کہ جہری قرأت والی نمازوں میں امام اور مقتدیوں کا بلند آوز سے آمین کہنا ہی سنت ہے۔

قرأت کا بیان:

سیدنا عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

[12] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب ما یقول بعد التکبیر) [13] (سنن ترمذی: ابواب الصلاة، باب ما یقول عند ...) [14] (سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة، باب من رأی الاستفتاح بسبحانك ...) [15] (سنن النسائی: کتاب الافتتاح، باب قراءة بسم الله ...) [16] (صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب وجوب قراءة ...) [17] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب جهر الامام بالتامین) [18] (سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة، باب التامین ...) [19] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب جهر الامام بالتامین)

’’جنابِ نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر میں پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور بھی سورت پڑھا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی ہمیں بھی کوئی آیت بلند آواز سے پڑھ کر سنا دیا کرتے تھے۔‘‘ [20]

لہٰذا سرّی نمازوں میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد جتنا آسانی ہو قرآن کی تلاوت کرنا مسنون ہے۔ [21] البتہ باجماعت جہری نمازوں میں صرف سورۃ الفاتحہ ہی پڑھی جائے گی۔



رکوع کا طریقہ:

قرأت سے فارغ ہو کر رفع الیدین کرتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہیں اور رکوع میں چلے جائیں۔ رکوع میں کمر اور سر ایک سیدھ میں ہونا ضروری ہے۔ اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں، ہاتھ کی انگلیاں کھلی رکھیں۔

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، یہاں تک کہ اپنے دونوں کاندھوں کے برابر کرتے، پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے، پھر کمر سیدھی کرتے، یہاں تک کہ سر اور کمر برابر ہو جاتے۔‘‘ [22]

رکوع کی دُعائیں:

نبی اکرم ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔ [23]

مزید یہ دعائیں بھی پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ [24]

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ [25]

قومہ کا طریقہ اور دعائیں:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

’’جنابِ نبی کریم ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرتے اور سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔‘‘ [26]

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے ساتھ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔ پڑھنا بھی مسنون ہے۔ [27]

[20] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب یقرأ فی ...) [21] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب أمر النبی ﷺ ...) [22] (سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة، باب افتتاح ...) [23] (صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب استحباب تطویل ...) [24] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب الدعاء فی الرکوع) [25] (صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع والسجود ...) [26] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة) [27] (صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب فضل اللهم ربنا ...)